ایسے حالات میں کسی مسلمان قوم کا خدا ترس اور غیور حکمران اگر کرنا چاہے تو یہی صورت ہے کہ تمام تعصبات اور اختلافات سے بے نیاز ہو کر اللہ کے بھیجے ہوئے دین اسلام کو جو سراپا عدل و انصاف اور ابدی فلاح و سعادت کا موجودہ دنیا میں واحد کفیل ہے، ایک آرڈیننس کے ذریعہ نافذ کر دے، موجودہ دور میں ایسی کئی مثالیں موجود ہیں۔ بالغ رائے دہی کی بنیاد پر نمائندگی، انتخابات اور اس کے لئے بنیادی رہنما اصول، ملک کی بقا کی خاطر جمہوریت کا تعطل اور بالآخر فوجی آپریشن، معاشی بحران کی وجہ سے کرنسی نوٹوں کی تنسیخ کا حکم، یہ سب ایسے فیصلے ہیں جو قوم کی پسند ناپسند کے مرہون نہیں ہوتے بلکہ حالات کا تقاضا اور پوری قوم کیلئے واجب العمل بن جاتے ہیں۔

یہی صورت ہمارے اہم اور بنیادی مسئلہ آئین کی بھی ہے۔ اگر اس کے بارہ میں ہمارا طرزِ عمل یورپی قوم جیسا نہ ہوتا تو اب تک ہماری قومی زندگی کا بہترین حصہ ضائع نہ ہوتا۔ یورپ جو آئین کے معاملہ میں کسی آسمانی مذہب یا اخلاقی اور روحانی قدروں کا پابند نہیں۔ وہ اگر چاہے تو لواطت اور زنا کو بھی قانونی شکل دے کر تالیاں پیٹے، پارلیمنٹ کی خاتون لیڈر کیلئے ایوان میں ناجائز حمل سے بھرے پیٹ کو لیکر اعلان کرے کہ اخلاق کا تعلق نجی زندگی سے ہے اس کا تعلق سیاسی زندگی سے کچھ بھی نہیں۔ تو اسے زیب دیتا ہے کہ آئین سازی کا کام انسانوں کے منتخب کسی ادارہ پر چھوڑ دے۔ مگر جو قوم مسلمان کہلائے اس کے پاس تو بنا بنایا قانون کتاب و سنت اور اس کے متعلقات کی شکل میں موجود ہے جس پر فیصلہ اور عملدرآمد اسلام کی شرطِ اولین ہے۔ ایسی قوم کو کب جائز ہے کہ خود "آئین سازی" کا دعویدار بن کر مغرب کے نقشِ قدم پر آئین جیسی مقدس آسمانی امانت کو بازیچۂ ہوائے وہوس بنا دے۔ ہاں معاملہ آئین دانی اور پھر اس کی روشنی میں جدید حوادث و نوازل اور حالات اور تقاضوں کے مطابق قانون سازی کا ہے جس کے لئے اگر قوم چاہتی تو بہترین صلاحیت کے رجالِ کار منتخب کر کے ملک و ملت کی گاڑی ہلاکت اور بربادی کی دلدل سے نکال دیتی مگر صد حیف کہ وہ موقع بھی ضائع کر دیا گیا اور تیر کمان سے نکل چکا ہے اور شاید مجموعی قوم کی غیرت ملی کے جنازہ کو کندھا دینے کے لئے غیر مسلم افراد ہی آگے بڑھنے لگ جائیں یہ مکافاتِ عمل ہے اور قدرت کی طرف سے تازیانہ۔

★ ★

ایسے حالات میں آئین کیلئے کمیٹی کا تقرر اور نیا طریقِ کار کافی حد تک غنیمت ہے بشرطیکہ چند امور کا خاص خیال رکھا جائے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ایسے نازک اور اجتماعی کام کیلئے صدرِ محترم